مولوی محمد علی صاحب کا ترجمۂ قرآن اور اُن کی دیگر تصانیف

"پیغام صلح" میں خواجہ کمال الدین صاحب کے بعد مولوی محمد علی صاحب کا ذکر کیا گیا ہے چنانچہ ان کی قیاسی دُنیوی ترقیات کا ذکر کرنے کے بعد ان کی دینی خدمات کے سلسلہ میں ترجمۂ قرآن اور ان کی دیگر تصانیف کو پیش کیا ہے۔ چونکہ مولوی محمد علی صاحب کے ترجمۂ قرآن کا ذکر آتے ہی واقف کار اصحاب کا ذہن اس طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ کہ آج جس ترجمۂ قرآن پر اتنا فخر کیا جاتا ہے۔ اور جسے دُنیا کی ہدایت کا واحد ذریعہ قرار دیا جاتا ہے وُہ غصب شدہ ہے۔ اور مولوی صاحب کے لئے قطعاً یہ جائز نہ تھا۔ کہ اسے اپنی ذاتی ملکیت قرار دے کر آمدنی کا ذریعہ بنا لیتے۔ اس لئے اس بارے میں صفائی پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مگر جو کچھ لکھا ہے۔ عذر گناہ سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا۔

مولوی صاحب کے اس فعل کو حق بجانب قرار دیتے ہُوئے سب سے بڑی دلیل یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ:- "وہ اپنا ترجمہ جس کے لئے انہوں نے برسوں خون جگر کھایا تھا۔ لے آئے"۔

مگر سوال یہ ہے۔ کہ وہ ان کا اپنا ترجمہ کیونکر تھا۔ جبکہ انہوں نے صدر انجمن احمدیہ قادیان سے معقول ماہوار تنخواہ پا کر اور ہزاروں روپیہ کی کتب لے کر اسے مرتب کیا تھا۔ انہیں "برسوں خون جگر کھاتے" تو کسی نے نہ دیکھا۔ البتہ انجمن سے سینکڑوں روپے وصول کرکے امیرانہ زندگی گزارتے سب نے پایا۔ حتیٰ کہ گرمی کا موسم پہاڑ پر گزارنے کا شوق انہی ایام میں مولوی صاحب کو ہُوا۔ جبکہ اس کے اخراجات انجمن کے سر پڑتے تھے۔

غرض ترجمہ کے متعلق ہر قسم کے اخراجات چونکہ صدر انجمن احمدیہ برداشت کر رہی تھی۔ اس لئے ترجمہ اسی کی چیز تھی وُہ اسے استعمال میں لاتی یا نہ لاتی۔ یہ اس کا اپنا اختیار تھا۔ مولوی صاحب نہ تو اس بارے میں کسی قسم کی پابندی عائد کرنے کے مجاز تھے۔ اور نہ ترجمہ پر خود قابض رہنے کے حق دار۔ مگر انہوں نے ترجمہ کو قابو میں رکھنے کے لئے کئی قسم کے بہانے بنانے شروع کر دیئے اور آخر آنکھوں پر پٹی باندھ کر وُہی کچھ کر گزرے جس کے متمنی تھے۔ یعنی ترجمہ کے بلا شرکت غیرے مالک بن بیٹھے۔

ان کے اس فعل کو ایک اور رنگ میں بھی جائز قرار دینے کی کوشش کی گئی ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"اور باتوں کو جانے دو صرف اسی بات کو لو۔ کہ جماعت کا ایک معتدبہ حصہ علیحدہ ہو گیا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کو حضرت مسیح موعود نے اپنا جانشین مقرر فرمایا تھا۔ اس انجمن کے ممبران میں سے نصف کے قریب ان میں شامل تھے انجمن کی تمام جائداد لاکھوں روپے کی عمارات اخبارات۔ مطابع و کتب خانجات سب کچھ وُہ چھوڑ آئے۔ حالانکہ ان سب میں ان کا بھی حصہ تھا۔ اگر قرآن شریف کا ترجمہ جو ان کے ہی ایک ممبر نے کیا تھا۔ ساتھ لے آئے۔ تو کونسا جُرم کیا؟"

چلو یہی بات لے لو۔ اور حق و انصاف کو مدنظر رکھتے ہُوئے بتاؤ۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی جس قدر جائداد انجمن کے ان ممبروں کے زیر انتظام آئی۔ جنہوں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کو اپنا مطاع تسلیم کیا۔ اور آپ کی اطاعت کا اقرار کیا۔ اور جن کو اکثریت حاصل تھی۔ کیا اس کو بھی انہوں نے اپنی ذاتی ملکیت قرار دے لیا۔ اور اس سے طلب زر شروع کر دیا۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر مولوی محمد علی صاحب کو کیا حق تھا۔ کہ صدر انجمن احمدیہ کی جائداد میں سے ایک حصہ ترجمۂ قرآن کی شکل میں جب ان کے پاس آیا۔ تو انہوں نے اسے اس انجمن کے بھی حوالے نہ کیا جس نے ان کو امارت کا درجہ عطا کیا تھا۔ بلکہ اپنی ذاتی ملکیت قرار دے لیا۔ اور ہزارہا روپیہ اس سے کمیشن کے طور پر وصول کرکے اپنے مصرف میں لا چکے ہیں۔ گویا مولوی صاحب نے ایک طرف تو صدر انجمن احمدیہ قادیان سے اس ترجمہ کا معاوضہ وصول کیا۔ اور دوسری طرف اسے آئندہ کے لئے آمدنی کا ذریعہ بنا لیا۔ جس ترجمہ کی ترتیب اور اشاعت ان حالات میں ہوئی ہو۔ اس پر فخر کرنا امیر غیر مبائعین اور ان کے رفقاء کا ہی کام ہو سکتا ہے۔

باقی رہا وُہ لٹریچر جو اس عرصہ میں مولوی صاحب نے پیدا کیا۔ اور جس کا ذکر یا تو اس موقعہ پر کیا جاتا ہے جب عام لوگوں سے امداد کی درخواست کی جائے۔ یا اس وقت جب مولوی صاحب کی دلداری اور حوصلہ افزائی منظور ہو۔

چنانچہ اب بھی ایسے موقعہ پر لکھا گیا ہے۔ کہ "مولانا نے اسلامی لٹریچر میں ایسا قیمتی اضافہ کیا ہے۔ کہ جس کی نظیر ملنا مشکل ہے۔ دوست دشمن سب ان خدمات کے معترف ہیں"

دشمنوں کے متعلق تو ہم کچھ نہیں کہتے۔ لیکن اگر دوستوں کے متعلق یہ ثابت کر دیں۔ کہ وہ مولوی صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر کو نہ صرف "قیمتی اضافہ" نہیں سمجھتے۔ بلکہ مضر اور نقصان رساں قرار دیتے اور اپنی ترقی میں بہت بڑی روک سمجھتے ہیں۔ اور یہ بات خود مولوی محمد علی صاحب خوب اچھی طرح جانتے ہیں تو یہی کافی ہو گا چنانچہ تھوڑا ہی عرصہ ہوا انہوں نے جہاں نہائت غمگین لہجے میں کہا تھا کہ "افسوس ہماری ترقی رک گئی۔ ہمارا قدم ترقی کی بجائے تنزل کی طرف اٹھنے لگا۔ وہاں یہ بھی اعتراف کیا تھا کہ بعض لوگ سارا الزام میری تصانیف پر دیتے ہیں۔" گویا ترقی کے رکنے اور قدم کے تنزل کی طرف اٹھنے کی اصل وجہ وہ لٹریچر ہے۔ جو مولوی صاحب نے پیدا کیا۔

اپنے دوستوں کی زبانی اپنی تصانیف کی یہ تعریف سنکر مولوی صاحب کو اتنا صدمہ ہوا کہ انہوں نے اعلان کر دیا "اگر جماعت اس پر خوش نہیں تو وہ اپنے لئے کسی اور امیر کا انتخاب کر سکتی ہے اور میں خوشی سے اس منصب سے الگ ہونے کے لئے تیار ہوں"۔

یہ ہے وہ اثر جو مولوی صاحب کے پیدا کردہ لٹریچر نے دشمنوں پر نہیں بلکہ ان کے دوستوں پر۔ ان کو حضرت امیر ایدہ اللہ کہنے والوں پر چھوڑا۔ اور ان کی ناخوشی سے مجبور ہو کر مولوی صاحب کو منصب امارت سے الگ ہونے پر آمادگی کا اظہار کرنا پڑا۔

غرض مولوی صاحب کی خدمات دینی اپنے اور پرائے سب جانتے ہیں۔ بہتر ہو کہ ان کے ہمدرد اور خیر خواہ انکا ذکر ہی نہ چھیڑا کریں تاکہ مولوی صاحب کو اپنی آمدنی بڑھانے کیلئے رطب ویابس جمع کرنے میں مشکلات پیش نہ آئیں

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ مارچ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج ۸ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی آج ۱۲ بجے کی گاڑی سے تشریف لے آئی ہیں۔ حضرت ممدوحہ کو سر درد کی تکلیف ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

سیدہ ام طاہر احمد صاحب کی طبیعت ابھی ناساز ہے۔ کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

آج صبح سے تحقیقاتی کمیشن اپنا کام کر رہا ہے۔ جس میں (۱) حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب صدر کمیشن (۲) قاضی محمد اسلم صاحب ایم۔ اے ممبر کمیشن اور (۳) غلام محمد صاحب اختر سکرٹری کمیشن شامل ہیں۔

مولوی قمر الدین صاحب انسپکٹر تعلیم و تربیت اپنے پروگرام کے مطابق دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔

تحریک جدید کے مبلغ ہانگ کانگ کی واپسی

بمبئی ۲ مارچ ۱۹۳۹ء۔ سید ارتضیٰ علی صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ بمبئی بذریعہ تار اطلاع دیتے ہیں۔ کہ

شیخ عبد الواحد صاحب مبلغ تحریک جدید تین سال کے بعد آج یہاں پہونچے آپ نے کینٹن سے ہانگ کانگ تک ایک جاپانی اگنبوٹ پر سفر کیا۔ شیخ صاحب جمعہ کی شب کو یہاں سے فرنٹیر میل پر سوار ہوں گے۔ اور دہلی سے اتوار کے روز اسی گاڑی سے چلکر سوموار کی صبح کو قادیان پہونچیں گے۔ جماعت احمدیہ بمبئی نے جہاز پر ان کا استقبال کیا۔

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روزافزوں ترقی

اندرون ہند کے مندرجہ ذیل اصحاب دستی اور بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے

۱۴۶	علی احمد صاحب	جھنگ	۱۸۳	محمد عبد اللہ صاحب	گوجرانوالہ
۱۴۷	نیاز محمد صاحب	کرنال	۱۸۴	ملک اعتبار خاں صاحب	کیمل پور
۱۴۸	شیخ سراج دین صاحب	مرشد آباد	۱۸۵	ملک نور خاں صاحب	"
۱۴۹	ہاجراں بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۸۶	میاں محمد صاحب	"
۱۵۰	محمد محی الدین صاحب	مالابار	۱۸۷	ممتاز بیگم صاحبہ	"
۱۵۱	محمد کویا صاحب	"	۱۸۸	اللہ دتا صاحب	گجرات
۱۵۲	محمد یوسف صاحب	"	۱۸۹	چودھری غلام محمد صاحب	گورداسپور
۱۵۳	پی ایم کویا صاحب	"	۱۹۰	محمد یعقوب صاحب	"
۱۵۴	عالم بی بی صاحبہ	گورداسپور	۱۹۱	نیاز بیگم صاحبہ	علی گڑھ یو۔پی
۱۵۵	محمد حنیف صاحب	"	۱۹۲	دولت بی بی صاحبہ	گورداسپور
۱۵۶	مبارک احمد صاحب	"	۱۹۳	فیض احمد صاحب	گجرات
۱۵۷	بشیر احمد صاحب	"	۱۹۴	مبارک علی صاحب	گورداسپور
۱۵۸	رشید احمد صاحب	"	۱۹۵	محمد قاسم شاہ صاحب	خانیوال
۱۵۹	مختار صاحب	"	۱۹۶	محمد حسین صاحب	سرگودہ
۱۶۰	محمد بخش صاحب	"	۱۹۷	ہست بی بی صاحبہ	گجرات
۱۶۱	سلطان احمد صاحب	"	۱۹۸	چوہڑاں بی بی صاحبہ	"
۱۶۲	شریف محمد صاحب	"	۱۹۹	صاحبزادی صاحبہ	"
۱۶۳	اللہ رکھا صاحب	"	۲۰۰	بگی صاحبہ	"
۱۶۴	بشیر احمد صاحب	جموں	۲۰۱	اسمٰعیل صاحب	جالندھر
۱۶۵	شیر محمد صاحب	گورداسپور	۲۰۲	رحیم بخش صاحبہ	نواب شاہ
۱۶۶	صلاح الدین صاحب	"	۲۰۳	عبد الظاہر صاحب	ٹیرہ
۱۶۷	بشیر الدین صاحب	مالابار	۲۰۴	محمد سردار خاں صاحب	لاہور
۱۶۸	اللہ دتا صاحب	ریاست کپورتھلہ	۲۰۵	انوری بیگم صاحبہ	"
۱۶۹	غلام فرید صاحب	گورداسپور	۲۰۶	ہمشیرہ خورشید احمد صاحب	بہاولپور
۱۷۰	غلام محی الدین صاحب	لاہور	۲۰۷	فیض احمد صاحب	گجرات
۱۷۱	اللہ بخش صاحب	گورداسپور	۲۰۸	فقیر اللہ صاحب	ہزارہ
۱۷۲	نظر شاہ صاحب	یو۔پی	۲۰۹	نور احمد صاحب	گورداسپور
۱۷۳	عبدہ صاحب	گورداسپور	۲۱۰	دولت بی بی صاحبہ	"
۱۷۴	غلام محمد صاحب	شاہ پور	۲۱۱	چودہری محمد الدین صاحب	"
۱۷۵	عبد القادر صاحب	گورداسپور	۲۱۲	غلام رسول صاحب	"
۱۷۶	مبارک احمد صاحب	مردان	۲۱۳	علی اکبر صاحب	"
۱۷۷	غلام حیدر صاحب	گجرات	۲۱۴	رحمت علی صاحب	"
۱۷۸	عبد الرب صاحب	گونڈہ۔یو۔پی	۲۱۵	چودہری غلام احمد صاحب	"
۱۷۹	عبد العزیز صاحب	گورداسپور	۲۱۶	عبد الحمید صاحب	"
۱۸۰	راج محمد صاحب	کشمیر	۲۱۷	علی احمد صاحب	"
۱۸۱	محمد یوسف صاحب	فیروزپور	۲۱۸	محمد امین صاحب	"
۱۸۲	عبد اللہ صاحب	پونچھ	۲۱۹	خورشید بی بی صاحبہ	"

(باقی)

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۴۰۷) یتیموں کے مال کی حساب فہمی

فاذا دفعتم الیھم اموالھم فاشھدوا علیھم وکفیٰ باللہ حسیبا۔ (نساء) اس سے یہ مراد ہے کہ جب یتیم کا مال اسے واپس کرنے لگو۔ تو تمام حساب کتاب از اول تا آخر گواہوں کے روبرو سمجھا کر اس کی باقی امانت واپس کرو۔ یہ کافی نہیں۔ کہ گواہوں کے سامنے صرف اتنا کہدو۔ کہ بھائی گواہ رہنا۔ کہ یہ دو ہزار روپیہ میں اس کا واپس دیتا ہوں۔ بلکہ یوں چاہیئے۔ کہ دیکھو اتنا اصل زر تھا۔ اتنا روپیہ اس کے کھانے کپڑے تعلیم وغیرہ پر خرچ ہؤا۔ اس کاپی میں اس کا مفصل حساب ہے۔ اسے دیکھ لو۔ اب اتنا روپیہ باقی ہے۔ اور یہ حوالہ کیا جاتا ہے۔

غرض ساری حساب فہمی مراد ہے جس کا استدلال وکفیٰ باللہ حسیبا سے ہوتا ہے۔ کیونکہ خدا قیامت میں جب کسی کا حساب لے گا۔ تو وہاں پائی پائی کا حساب ہوگا۔ نہ صرف مونہہ سے دو حرف کہدینے کا۔

۴۰۸ تعزیرات کے اصول

قرآن مجید نے حدود کے تین اصول بیان کئے ہیں:۔

۱۔ سزا۔ ۲۔ عبرت۔ ۳۔ اصلاح یعنی آئندہ کا انسداد۔

(۱) السارق والسارقۃ فاقطعوا ایدیھما جزاءً بما کسبا۔

(۲) نکالا من اللہ۔

(۳) فمن تاب من بعد ظلمہ و اصلح فان اللہ یتوب علیہ ان اللہ غفور رحیم۔

یعنی چور کا ہاتھ کاٹو۔ تاکہ اس کے لئے سزا ہو۔ اور دوسروں کو عبرت ہو۔ اور وہ کٹا ہؤا ہاتھ دیکھ کر آئندہ پھر چوری سے توبہ کرے۔ اور اپنی اصلاح کرے اس اصلاح کے لئے پھر اخلاقی پہلو اُمید کا یہ پیش کیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ غفور رحیم ہے۔ ڈیڑھ سطر کی مختصر آیت میں حدود اور سزا کے اصول کا خلاصہ نکال کر رکھ دیا ہے۔

(۴۰۹) جان کے بدلے جان

آج کل جو لوگ پھانسی کی سزا کو مٹانے کے درپے ہو رہے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ایک زندگی تو گئی تھی۔ دوسری کو عدالت ختم کرتی ہے۔ اس سے بہتر یہ ہے۔ کہ قاتل زندہ رہے۔ زیادہ سے زیادہ جیل خانہ کی چاردیواری میں بند رہے اور اس کے لئے ندامت اور دل کڑھنے کی سزا کافی ہے۔ قرآن مجید نے اس کا جواب دیا ہے۔ ولکم فی القصاص حیوٰۃ یا اولی الالباب۔ اے عقلمندو بے وقوفی سے یہ خیال نہ کرو۔ کہ ایک قاتل کو قتل کر دینا ایک جان کو کم کر دینا ہے بلکہ اس سزا میں دُنیا کی زندگی ہے ورنہ ایک آدمی نہیں۔ بلکہ ساری سوسائٹی کی جان خطرہ میں پڑ جائے گی۔ وہ شخص بے باک ہو کر اور قتل کرے گا۔ اور دوسرے لوگ بھی قتل کرنے پر دلیر ہو جائیں گے۔ میں کہتا ہوں۔ اگر جیل کی چاردیواری میں بھی بند رہے۔ تو جب قاتل کو یقین ہوگا۔ کہ مجھے قتل کی سزا قتل کبھی نہیں ملے گی۔ تو جیل کے اندر وہ ذرا ذرا سی بات پر جیل کے منتظمین اور سپاہیوں کو قتل کر دے گا۔ کسی اور قیدی سے لڑے گا۔ تو اسے جان سے مار دے گا غرض اس سے وہاں بھی کسی کو امن نہ ہوگا۔ ہم نے تو یہی دیکھا ہے۔ کہ اس ملک میں جو قاتل لوگ عدالتوں کی گرفت سے بچ کر آجاتے ہیں۔ وہ زیادہ دلیر اور بے باک ہو جاتے ہیں۔ الا ماشاء اللہ اور سنا جاتا ہے۔ کہ فلاں نے اتنے خون کئے ہیں۔ اور فلاں نے اتنے۔ دل کڑھنے کی سزا بھی عجیب ہے۔ قتل سفاکی اور گناہ سے دل زیادہ سخت ہو جاتا ہے۔ یا نرم۔

(۴۱۰) اختلاف اور جبر

اختلاف نہ ہوتا۔ تو ہر چیز مٹ کر ایک ڈھیر مادہ کا رہ جاتا۔ جس کے ذرے سب یکساں ہوتے۔ اختلاف خدا تعالےٰ کی طاقت کبریائی اور دانائی کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر اختلاف نہ ہوتا تو کوئی کام دُنیا کا نہ ہو سکتا۔

ہاں البتہ اس اختلاف کا نتیجہ یہ ہے کہ محاسبہ ہر شخص کا الگ الگ ہوگا۔ جو ایک بادشاہ کی جوابدہی ہوگی۔ وہ ملازم کی نہ ہوگی۔ جو ایک عقلمند کی ہوگی۔ وہ بے وقوف کی نہ ہوگی۔ جو مرسل کی ہوگی۔ وہ اُمت کی نہ ہوگی جہاں کوئی علم نہیں پہونچا۔ وہاں صرف موٹی توحید کی ہوگی۔ کیونکہ دُنیا میں کوئی قوم نہیں۔ جہاں خدا کا ہوتا اور ایک ہونا نہ پہونچ چکا ہو۔

اختلاف اور جبر دو چیزیں ہیں۔ جہاں خدا تعالےٰ نے خود اختلاف رکھا ہے۔ وہ بے شک جبر ہے۔ وہاں اس اختلاف کی پرسش نہ ہوگی۔ مگر جہاں اختیار دیا ہے جبر نہیں کیا۔ وہاں شریعت حاکم ہے اور وہاں پرسش ہوگی۔ پس جو اختلاف خدا کی طرف سے جبریہ ہے۔ اس میں باز پرس نہیں۔ اور جو اختلاف جبریہ نہیں بلکہ انسان کی مرضی سے پیدا ہؤا ہے۔ اس کی جزا سزا ظلم نہیں۔ کیونکہ انسان صاحب ارادہ ہستی ہے۔ جو اختلاف جبری ہے۔ وُہ کام چلانے کو ہے۔ نتیجہ تناسخ نہیں۔ جو اختیاری ہے۔ اس پر شریعت حاوی ہے۔ کیونکہ انسان اسے خود پیدا کرتا ہے۔ اور نتیجہ پاتا ہے۔ ان دونوں اختلافات کے ملا دینے اور گڈمڈ کر دینے سے تناسخ یا مسئلہ جبر (بلکہ وحدت وجود) پیدا ہؤا ہے۔ یہ دوسرا اختلاف انسان ہی سے مخصوص ہے۔ کیونکہ اور سب مخلوقات مجبور ہیں حتّٰے کہ ملائکہ تک بھی۔ صرف انسان ہی ہے۔ جو اِمّا شاکرًا و اِمّا کفورًا ہے۔ اس لئے نعمت بھی اسی کے لئے ہے۔ باقی سب مخلوقات پر رحمت ہے۔ انعام نہیں ہے۔ اسی طرح سزا بھی اسی کے لئے مخصوص ہے۔

(۴۱۱) مسیح موعود کی وحی سے قرآن کی تفسیر

بعض وحی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قرآن کی تفسیر ہوتی ہے۔ مثلاً لیغفر لک اللہ ما تقدم من ذنبک وما تاخر (فتح) کی تفسیر یہ الہام ہے۔ لا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ پس یہاں ذنب کے معنی مخزیات کے ہیں۔ یعنی وہ الزامات جو دُشمن مجھ پر لگاتے ہیں۔

(۴۱۲) مناسب اور مطابق سزا

واذ اخذنا میثاقکم لا تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم (بقرہ) یعنی اے بنی اسرائیل ہم نے تم سے عہد لیا تھا۔ کہ اپنے لوگوں کو قتل نہ کرنا نہ ان کو جلاوطن کرنا۔ مگر نتیجہ کیا ہؤا۔ ثم انتم ھؤلاء تقتلون انفسکم وتخرجون فریقا منکم من دیارھم باوجود اس عہد کے تم اپنے لوگوں کو قتل بھی کرتے رہے اور جلاوطن بھی۔ تو اس کی سزا؟ فما جزاء من یفعل ذالک منکم الا خزی فی الحیٰوۃ الدنیا۔ یعنی ویسی ہی سزائیں اب اس رسول کے ہاتھوں تمہیں ملیں گی۔ تم بھی قتل کئے جاؤ گے۔ اور جلاوطن کئے جاؤ گے۔ چنانچہ بنی قریظہ اور بنی نضیر میں سے اول الذکر قتل کر دیئے گئے۔ اور آخر الذکر کو جلاوطن کر دیا گیا۔

احمدیہ مسجد لنڈن میں عید الاضحی کی تقریب کا ذکر برطانوی پریس میں

قضیۂ فلسطین کے متعلق اہم خیالات کا اظہار

—— (۱) ——

لنڈن کا مشہور اخبار Great Britain and the East اپنے ۹ فروری سنہ ۱۹۳۹ء کے پرچہ میں لکھتا ہے۔

۱۳ جنوری کو عید الاضحی کی تقریب پر احمدیہ مسجد کی گراؤنڈ میں ایک شامیانہ کے نیچے امام مسجد کی طرف سے ٹی پارٹی دی گئی۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے بریگیڈیر جنرل سر پرسی سائیکس نے فلسطین کانفرنس کی کامیابی کی امید ظاہر کی۔ مگر ساتھ ہی یہ انتباہ بھی کیا۔ کہ ارض مقدس میں یہود کے مسئلہ کے حل کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔ مسجد لنڈن کے امام مولوی جلال الدین شمس نے بھی ان خیالات کی تائید کی۔ سر پرسی سائیکس نے کہا۔ کہ جب فریقین نے آستینیں چڑھا رکھی ہوں۔ اور اپنے مطالبات کی تائید میں دلائل پیش کر رہے ہیں۔ تو یہ توقع نہیں کی جاسکتی۔ کہ وہ مصالحت کے قریب آئیں گے۔ جرمنی اور اٹلی سے یہودیوں کے اخراج کی وجہ سے ان کے ہمدردوں نے اس بات کو بالکل بھلا دیا ہے۔ کہ فلسطین کا رقبہ ویلز سے زیادہ نہیں۔ حکومت برطانیہ نے اس کانفرنس کا انعقاد کر کے اپنے تدبر کا ثبوت دیا ہے۔ اور یہ امید کی جاسکتی تھی۔ کہ بااثر عرب لیڈروں کی مدد سے جو اس میں شامل ہوئے ہیں کوئی تصفیہ ہو جائے گا۔ اور دنیا محسوس کرے گی۔ کہ برطانیہ امن کا خواہاں ہے۔

سنہ ۱۹۳۰ء میں چار مشہور اسلامی طاقتوں یعنی ترکی۔ ایران۔ عراق اور افغانستان نے ایک معاہدۂ امن پر دستخط کئے تھے۔ مگر اس کی اہمیت کو ہمیشہ نظرانداز کیا گیا۔ سر پرسی نے اس امید کا اظہار کیا۔ کہ اس کانفرنس کے نتیجہ میں آئندہ شاید ایک اور معاہدہ پر دستخط ہو جائیں گے جو مصر اور ان چار طاقتوں کے درمیان ہوگا۔ اور ایسا معاہدہ امن عالم کے لئے بہت ہی ممد ثابت ہوگا۔ سر پرسی نے ایران چینی ترکستان اور بعض علاقوں میں اپنے تجربات بیان کئے۔ اور بتایا کہ حکومت برطانیہ پرشین گلف اور جنوبی عربستان میں امن کے قیام میں کس طرح کامیاب ہوئی تھی۔ آپ کے تجربات کا نتیجہ یہ تھا۔ کہ برطانیہ اور مسلمان خونریزی پر منتج ہونے والے اختلافات کے بعد بھی اپنے تنازعات کا تصفیہ کر سکتے ہیں۔ اور ان میں باہم مصالحت اور دوستی پیدا ہو سکتی ہے۔

امام صاحب مسجد احمدیہ نے عید الاضحی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ تقریب حضرت ابراہیمؑ کی فرمان خداوندی کی تعمیل اور حضرت ہاجرہ کی جرأت اور محبت کی دلیل ہے۔ اسی کا نتیجہ تھا کہ ان کے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام سے ایک ایسی نسل چلی جو عرب ہیں۔ آپ نے کہا کہ فلسطین کے متعلق میں صرف اسی قدر کہوں گا۔ کہ جہاں جرمنی نے ان کو قریباً ایک صدی تک گوارا کیا۔ عربوں نے ان کو تیرہ سو سال تک اپنے ملک میں رہنے کی اجازت دی ہے۔ فلسطین ہمیشہ ان لوگوں کی جائے پناہ رہی ہے لیکن اب عربوں پر یہ خوف طاری ہے کہ یہود ان پر چھا جائیں گے۔ اور اس چیز کو وہ کبھی برداشت نہیں کریں گے۔

—— (۲) ——

South Western Star ۳ فروری لکھتا ہے:۔

عید الاضحی کی تقریب پر جو عید قربان ہے مسجد احمدیہ لنڈن میں ایک جلسہ ہوا۔ لفٹنٹ کرنل سر فرانسس ینگ ہسبنڈ کے۔ سی۔ ایس۔ آئی کے۔ سی۔ آئی۔ ای صدر تھے۔ امام مسجد مولوی جلال الدین صاحب شمس نے قیام امن کی کوشش کے لئے وزیر اعظم برطانیہ کو خراج تحسین ادا کیا اور مسئلہ فلسطین پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ آپ نے کہا ہمیں اس موقعہ پر وزیر اعظم مسٹر چیمبرلین کو بھی خراج تحسین ادا کرنا چاہیئے۔ گزشتہ عید الاضحی کے بعد ایسے نازک حالات پیدا ہو گئے تھے۔ کہ جنہوں نے یورپ کو جنگ کے بالکل قریب لا کھڑا کر دیا تھا۔ اور ایسے موقعہ پر مسٹر چیمبرلین نے قیام امن کے لئے جو مساعی کیں۔ وہ ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ نے وزیر اعظم کو قیام امن کے لئے ان کی جرأت آمیز کوششوں پر مبارکباد کا تار ارسال کیا۔ اور اس خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ اس قسم کا امن فلسطین اور ہندوستان میں قائم کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔ اپنی تعداد کے لحاظ سے یہودیوں کا عربوں سے بڑھ جانے اور اس طرح ان پر چھا جانے کا خیال عربوں کے لئے نہایت خوفناک ہے۔ اور وہ اسے کبھی برداشت نہیں کر سکتے۔ جو ڈیلیگیٹ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ ان کو اور حکومت کو چاہیئے۔ کہ اس مسئلہ پر اخلاص اور غیر جانبدارانہ رنگ میں غور کریں۔ اور اس کا کوئی حل تلاش کریں۔ کیونکہ اگر آج اس کا کوئی حل نہ ملا تو پھر کبھی نہیں ملے گا۔

اس موقعہ پر بہت سے لوگ جمع تھے۔ جن میں مسلمان ہندو عیسائی غرضیکہ ہر قوم کے مرد و عورتیں موجود تھیں۔ حاضرین میں سر سٹیفورڈ ڈواؤ۔ سر فرنڈ لیڈر سٹوارٹ۔ میجر جنرل جے ایچ بنیتھ۔ سر آرتھر واڈ ہوپ (سابق ہائی کمشنر فلسطین) کاؤنٹس کار لائل۔ ریورنڈ ایس ہیکنسن۔ ریورنڈ مسٹر سٹیونسن۔ ڈاکٹر وس ہاتھر پی۔ اور کیپٹن عطار اللہ آئی ایم۔ ایس شامل تھے۔ مملکت سعودیہ کے ڈیلیگیٹوں نے بھی دعوت قبول کر لی تھی۔ لیکن اس وجہ سے نہ آسکے کہ مسئلہ فلسطین کے متعلق گفت و شنید کے انتظامات ہو رہے تھے۔ اس کے بعد امام صاحب نے عید الاضحی کی تقریب کی وضاحت مہمانوں کے سامنے کی۔ آپ نے کہا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے دنیا کے سامنے قربانی اور خدا تعالیٰ کے لئے محبت کی ایک بے نظیر مثال قائم کی۔ جب کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل کو ذبح کرنے کا حکم دیا۔

مسلمانوں کے لئے اس دن اہم ترین وقت صبح کا تھا۔ جبکہ امام صاحب نے مسجد میں نماز پڑھائی۔ جس میں کئی لوگ سر ڈھانپ کر اور جوتیاں اتار کر شریک ہوئے۔

اعلان معافی

میاں غلام محمد صاحب ولد رحیم بخش صاحب ساکنہ عالم گڑھ کو ایک خلاف شریعت فعل کے ارتکاب کی بنا پر جماعت سے خارج کیا گیا تھا۔ ان کی درخواست معافی پر ان کے لئے جو سزا مقرر کی گئی تھی۔ اسے انہوں نے چونکہ خوشی سے برداشت کر لیا ہے۔ لہذا انہیں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے معاف کر دیا گیا ہے۔

ناظر امور عامہ

آریہ سماج کو ایک علمی تبادلہ خیالات کے لئے دعوت

ویدوں میں گوشت خوری کی اجازت ہے یا نہیں

ہم مسلمانوں کے نزدیک بعض طیب اور مفید صحت جانوروں کا گوشت کھانا جائز ہے۔ مثلاً مچھلی بکری اور مرغی وغیرہ وغیرہ کیونکہ ہماری الہامی کتاب یعنی قرآن مجید میں گوشت خوری کی اجازت ہے۔ لیکن آریہ سماج کے نزدیک کسی جانور کا بھی گوشت کھانا جائز اور درست نہیں۔ کیونکہ بقول آریہ صاحبان ان کی الہامی کتاب یعنی ویدوں میں اس کی ممانعت آئی ہے۔ اور ہمیں اس کے ماننے میں کوئی مضائقہ نہ تھا۔ کہ وید گوشت خوری کے خلاف ہیں لیکن ایک احمدی دوست مولوی عبداللہ صاحب مولوی فاضل متوطن ضلع گورداسپور سنسکرت پڑھنے کے لئے بنارس گئے۔ اور انہوں نے بڑے بڑے مشہور پنڈتوں سے پہلے سنسکرت کی تعلیم حاصل کی۔ پھر چاروں وید ابتداء سے انتہا تک پڑھے اور جب وہ ویدک تعلیم کی تکمیل سے فارغ ہوکر قادیان آئے۔ تو انہوں نے مجھ سے بیان کیا۔ کہ وید میں صراحت سے گوشت خوری کی اجازت دی گئی ہے۔ اور وید نے نہ ایک بار بلکہ متعدد بار گوشت کھانا جائز قرار دیا ہے۔ پھر انہوں نے وہ مواد دکھایا۔ جو انہوں نے اس بارے میں ویدوں سے جمع کیا تھا۔ جسے سرسری طور پر پڑھنے والا بھی اس نتیجہ تک پہنچ سکتا ہے۔ کہ ویدوں کی رو سے گوشت خوری جائز ہے۔ لیکن مولوی صاحب کا پیش کردہ مواد یک طرفہ بیان کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور صحیح نتیجہ تک پہنچنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ فریق ثانی کا جواب بھی سنا جائے اس لئے میں پنجاب اور یوپی کے آریہ ویدک عالموں سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس بارہ میں ہماری رہنمائی فرمائیں اور تکلیف گوارا فرماکر" قادیان ضلع گورداسپور میں تشریف لائیں۔ اور مجلس میں جو ایک پرائیویٹ مجلس ہوگی۔ جس میں آریہ سماج قادیان اور انجمن احمدیہ قادیان کے ایک ایک سو اشخاص شریک ہونگے اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔ ہر قسم کے امن اور تکریم و عزت کے ساتھ گفتگو کرنے کی ذمہ واری انجمن احمدیہ قادیان پر ہوگی۔ اس مجلس میں پہلے مولوی عبداللہ صاحب ویدوں سے وہ منتر پڑھیں گے جن میں گوشت خوری کا جواز ہوگا۔ پھر ان منتروں کا لفظی ترجمہ کریں گے۔ اور پھر ان کی تشریح کریں گے۔ تینوں باتیں وہ ایک یا دو گھنٹہ میں (یعنی جو وقت بھی طے ہو) بیان کریں گے۔

اس کے بعد ویدک عالم صاحب گوشت خوری کے خلاف وید کے منتر پڑھیں گے پھر ان کا لفظی ترجمہ کریں گے۔ اور پھر ان کی تشریح فرمائیں گے۔ اور یہ تینوں باتیں وہ اس مقررہ وقت میں کریں گے جو ہر دو صاحبان کے لئے مساوی طور پر مقرر ہوگا۔ اس پر اجلاس برخاست ہو جائے گا۔ پھر دوسرے روز مجلس منعقد ہوگی۔ جس میں ویدک عالم صاحب اسی سابقہ مقررہ وقت کے اندر مولوی صاحب کے پیش کردہ منتروں کا لفظی ترجمہ کریں گے اور پھر ان کی تشریح فرمائیں گے۔ جس سے ثابت کریں گے۔ کہ ان منتروں سے گوشت خوری ثابت نہیں ہوتی پھر مولوی صاحب اسی مقررہ وقت میں پہلے ان منتروں کا ترجمہ کریں گے۔ جو ایک دن قبل ویدک عالم صاحب نے گوشت خوری کے خلاف پڑھے تھے۔ پھر ان کی تشریح کریں گے۔ اور ثابت کریں گے۔ کہ ان منتروں سے گوشت خوری منع ثابت نہیں ہوتی۔ اس پر گفتگو ختم ہو جائے گی۔ اور ہم سننے والے انشاء اللہ صحیح نتیجہ پر پہنچ سکیں گے۔

پس میں بڑی محبت۔ اخلاص اور ادب سے پنجاب اور یو۔ پی کی تمام ویدک درس گاہوں گروکلوں آریہ انجمنوں۔ بالخصوص آریہ پرتی ندھی سبھا سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ میرے اس اعلان کی طرف توجہ فرمائیں۔ اور اس علمی مسئلہ پر گفتگو کے لئے کسی مستند عالم کو تجویز فرما کر مجھے اطلاع دیں۔ میں انشاء اللہ تعالےٰ تشریف لانے والے صاحب کا کرایہ آمدورفت ان کے اعزاز کے مطابق ہر وقت پیش کرنے کے لئے تیار ہوں۔ یہاں آکر وہ اگر ہمارے ہاں ٹھہرنا پسند نہ فرمائیں۔ تو یہاں کی آریہ سماج کے ہاں قیام کرسکتے ہیں۔ یہ تبادلہ خیال دوستانہ ہوگا۔ اور ہماری طرف سے اس میں سوائے معزز اور اہل علم حضرات کے اور کسی کو شمولیت کی اجازت نہ ہوگی میں اپنی اخلاص اور محبت بھری اور دردمندانہ درخواست کے جواب کا منتظر ہوں۔

سید محمد اسحٰق ممبر مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور۔

ایک نہایت احسن طریق تبلیغ

واذ قال ابراھیم رب ارنی کیف تحی الموتیٰ قال اولم تؤمن قال بلیٰ ولکن لیطمئن قلبی قال فخذ اربعة من الطیر فصرھن الیک ثم اجعل علیٰ کل جبل منھن جزءًا ثم ادعھن یاتینک سعیا۔ اس آیت کے ایک معنے تو یہ کئے جاتے ہیں کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالےٰ سے جسمانی مردوں کے دوبارہ زندہ ہونے کے متعلق سوال کرتے ہیں۔ یہ معنے بھی درست ہیں لیکن ایک اور معنے بھی ہو سکتے ہیں۔ جو یہ ہیں۔

انبیاء کا کام روحانی مردوں کا زندہ کرنا ہوتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یاایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مردوں کو زندہ کرنے کے لئے آئے ہیں۔ لیکن انبیاء بوجہ بشر ہونے کے اپنے آپ کو اس کام کے ناقابل سمجھتے ہوئے انکسار سے کام لیتے رہے ہیں۔ چنانچہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا۔ کہ میرے ساتھ حضرت ہارون علیہ السلام کو کام میں شامل کر دیا جائے۔ وہ مجھ سے زیادہ فصیح و بلیغ ہیں۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی خلعت نبوت مرحمت ہونے پر گھبرائے۔ کہ شاید اتنا عظیم الشان کام سرانجام نہ کرسکوں۔ بعینہ اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام بشری کمزوری کا خیال فرماتے ہوئے مطمئن نہ تھے۔ کہ میں ایسی قوم کو کہ بتوں کی پوجا اس کی فطرت ثانیہ بن چکی ہے۔ خدائے واحد کی پرستش کی طرف لاسکوں گا۔ اس لئے آپ نے خدا تعالےٰ سے ہی تسلی چاہی۔ اور سوال کیا۔ کہ کیا میرے ہاتھوں سے یہ روحانی مردے زندہ ہوسکیں گے۔ اس پر اللہ تعالےٰ نے آپ کے تعجب پر اظہار تعجب کرتے ہوئے طریق تبلیغ بتلایا۔ اور ایک آسان مثال دے کر تسلی فرمائی کہ پرندوں کو بھی اگر اپنے سے ہلا لیا جائے تو وہ بلانے پر جہاں بھی ہوں بھاگے آتے ہیں۔ اور انسان تو اشرف المخلوقات ہے۔ اور اسلام اس کی فطرت ہے اگر نرمی اور حکمت سے تبلیغ کروگے تو یقیناً راہ راست پر آجائیں گے۔ جیسا کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کرکے قرآن مجید میں لکھا ہے۔ فبما رحمة من اللہ لنت لھم ولو کنت فظا غلیظ القلب لانفضوا من حولک۔ یعنی تیرے نرم اخلاق ہی کی وجہ سے لوگ تیرے گرد جمع ہیں۔ ورنہ کبھی یہ لوگ تیرے گرد پروانہ وار جمع نہ ہوتے۔ پس خلاصہ اس آیت کا یہ ہوا۔ کہ اے ابراہیم اگر تو لوگوں کو نرمی محبت اخلاق اور ہمدردی سے اپنی طرف بلائے گا۔ تو آہستہ آہستہ یہی صدیوں کے مردے زندہ ہوکر تیرے گرد پروانہ وار جمع ہوجائیں گے۔

مغربی سیاسیات میں اتار چڑھاؤ

برطانوی حکومت کی مذمت کی قرارداد پارلیمنٹ میں

جنرل فرینکو کی گورنمنٹ کو تسلیم کرنے پر لیبر پارٹی کی طرف سے ۲۸ فروری کو حکومت کے خلاف مذمت کی تحریک پیش ہوئی۔ پارٹی کے لیڈر میجر اٹیلے نے اس تحریک پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر اعظم کو کوئی اختیار نہ تھا۔ کہ ہاؤس کے مشورہ کے بغیر ایسا قدم اٹھاتے۔ ایک ہی روز قبل وزیر اعظم نے کہا تھا۔ کہ میں اس موضوع پر سوالات کا جواب نہیں دے سکتا وزیر اعظم نے کہا کہ میں نے تو کہا تھا۔ کہ نوٹس کے بغیر میں سوالات کا جواب نہیں دے سکتا میجر اٹیلے نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ کہ وزیر اعظم نیم سچائی سے اپنے فعل کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حالانکہ یہ طریق جھوٹ بولنے سے بھی بدتر ہے۔ وزیر اعظم نے یہ کہا ہے کہ جمہوری گورنمنٹ بالکل کمزور ہے۔ لیکن یہ بھی غلط بات ہے۔ کیونکہ اس کے پاس ابھی تک ۵ لاکھ فوج موجود ہے۔ وزیر اعظم نے ایسا کرکے بین الاقوامی قوانین کی جو مٹی پلید کی ہے۔ اس کی نظیر نہیں مل سکتی۔ انہیں یہ اطمینان کس طرح ہوگیا ہے۔ کہ اب جنرل فرینکو ہٹلر اور مسولینی سے تعلقات نہیں رکھے گا۔

وزیر اعظم نے اپنی جوابی تقریر میں کہا۔ کہ ہم ایک نہایت اہم معاملہ پر بحث کر رہے ہیں۔ اور اس کے دوران میں ذاتی حملے کرنا بالکل نامناسب ہے۔ یہ بالکل غلط ہے کہ میں نے کبھی اس معاملہ پر بحث کو ٹال کر ہاؤس کو اندھیرے میں رکھنے کی کوشش کی ہے کل میجر اٹیلے نے کہا تھا کہ فرانس کے وزیر اعظم نے ۲۴ فروری کو ہی پارلیمنٹ میں اعلان کردیا تھا۔ کہ برطانیہ نے فرینکو کی گورنمنٹ کو تسلیم کر لیا ہے۔ مگر ان الفاظ سے جو وزیر اعظم فرانس نے استعمال کئے۔ یہ معنے ہرگز نہیں نکلتے۔ یہ صحیح ہے کہ ہم سمجھتے تھے۔ کہ فرینکو کی گورنمنٹ کو تسلیم کرنے کا وقت آگیا ہے لیکن ہم فرانس کے بغیر ایسا کرنا نہ چاہتے تھے۔ آپ نے بین الاقوامی قوانین کے حوالے پیش کرکے بتایا۔ کہ اس اقدام کی وجہ سے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں ہوئی۔ بلکہ جو کچھ ہوا دستور کے مطابق ہوا ہے بارسلونا اور کیٹلونیا کی تسخیر نے جمہوری گورنمنٹ کی پوزیشن کو بالکل واضح کر دیا ہے۔ پھر کہا اس کے پاس اسلحہ بارود اور سامان خورد نوش کا اس قدر کال ہے کہ آخر میں اس کی کامیابی کا خیال کیا جا سکے۔ اس کا صدر مستعفی ہو چکا ہے۔ وزراء فرانس میں پناہ گزین ہیں۔ پھر اسے کس طرح جائز گورنمنٹ تسلیم کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ حالات میں فرینکو گورنمنٹ کو تسلیم نہ کرنا بین الاقوامی قوانین کی خلاف ورزی ہے۔ نہ کہ اب کرنا۔ اگر ہم اسے تسلیم نہ کرتے۔ تو اس سے جمہوری حکومت کو تو کوئی فائدہ نہ پہنچ سکتا۔ البتہ اس نئی حکومت کے ساتھ ہمارے تعلقات مزید خراب ہو جاتے۔ جنرل فرینکو نے ہمیں اطمینان دلایا ہے کہ وہ سیاسی جرائم کا کوئی انتقام نہیں لیں گے۔ اور اپنے مخالفوں کو سزائیں نہیں دیں گے نیز اپنے ملک میں کوئی غیر ملکی مداخلت گوارا نہ کریں گے۔

وزیر اعظم کی تقریر کے بعد آراء لی گئیں۔ تو تحریک کے حق میں ۱۳۷ اور اس کی مخالفت میں ۳۴۴ تھیں۔ اس لئے تحریک مذمت مسترد ہوگئی۔

فلسطین کے لئے ایک اور گول میز کانفرنس

لنڈن سے ۲۷ فروری کی آمدہ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ حکومت برطانیہ کی تجویز ہے کہ موسم خزاں میں ایک گول میز کانفرنس بمقام لنڈن منعقد کی جائے۔ جس میں فلسطین اور برطانیہ کے نمائندوں کے علاوہ بعض اور مدبرین بھی مدعو ہوں۔ اور برطانوی پارلیمنٹ کی اپوزیشن پارٹی سے بھی بعض لوگوں کو شامل کیا جائے۔ تا مختلف خیالات کے لوگوں کے مشورہ سے کوئی حل اس مسئلہ کا سوچا جا سکے۔ گویا یہ گول میز کانفرنس بالکل اسی نوعیت کی ہوگی۔ جیسی ہندوستان یا مصر کے متعلق پہلے منعقد ہو چکی ہیں۔ اس کانفرنس میں فلسطین کے ساتھ برطانوی معاہدہ کی نوعیت نیز وہاں دوسرے ممالک کے مفاد کے تحفظ کے سوالات بھی زیر بحث آئیں گے۔ فلسطینی یہودیوں کی مجلس نے اعلان کیا ہے کہ وہ ہر ایک ایسی تجویز کی مخالفت کریں گے۔ جس میں یہودیوں کو اقلیت تصور کیا جائے خواہ بحیثیت اقلیت ان کے حقوق محفوظ ہی کیوں نہ کر دیئے جائیں۔ اور یہ کہ فلسطین سے برطانوی انتداب کے خاتمہ کے معنے یہ ہیں۔ کہ یہودیوں کے لئے قومی گھر کے قیام کی جو تجویز تھی۔ اسے کالعدم کر دیا جائے۔ فی الحال یہ توقع بھی نہیں۔ کہ انتداب کا سلسلہ ختم کیا جائے گا۔ بلکہ زیادہ سے زیادہ لیجسلیٹو اسمبلی کے قیام کے علاوہ ایڈوائزری اگزیکٹو کونسل میں غیر سرکاری عرب اور یہودی ارکان کی شمولیت کی اجازت دیدی جائیگی اور اس کونسل کا نام تبدیل کرکے اسے مجلس وزراء قرار دیا جائیگا۔ علاوہ ازیں فلسطین میں یہود کا داخلہ قطعی طور پر بند نہیں کیا جائے گا۔ ہاں اسے محدود کرنے کے لئے ایک سکیم پیش کی گئی ہے۔

دو تین روز ہوئے فلسطین کے مختلف مقامات پر جو ہنگامے ہوئے تھے۔ ان کے سلسلہ میں بیت المقدس۔ سماریہ اور غلیلی کے علاقوں میں فوج نے عرب دیہات میں جاکر لوگوں کے گھروں کی تلاشیاں کیں۔ ۱۴ عرب گرفتار کرلئے اور ان کے گھروں سے جو اسلحہ ملا۔ اسے قبضہ میں کر لیا۔ حیفہ میں دن کے وقت بھی کرفیو آرڈر نافذ رہتا ہے مگر اس کی پابندی سے یہودی محلوں کو مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔

چین و جاپان کی جنگ

چنگکنگ سے ۲۷ فروری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ چین کے ۲۰۰ سے زائد فوجی افسروں نے حال میں ایک خفیہ کانفرنس منعقد کی ہے۔ جس کی جائے انعقاد کو اس لئے بصیغہ راز رکھا گیا۔ کہ جاپانی ہوائی جہاز بمباری کرکے سب کو ہلاک نہ کردیں۔ یہ کانفرنس ۲۰ جنوری کو شروع ہو کر ۴ فروری کو ختم ہوئی۔ اور اس میں اس مسئلہ پر خصوصیت سے غور کیا گیا ہے کہ چینی افواج کو کس طرح زیادہ سے زیادہ مضبوط کیا جا سکتا ہے۔ تا وہ جاپان کے مقابلہ میں کامیابی حاصل کر سکیں۔ اس کانفرنس کی صدارت جنرل ہوٹنگ چنگ چیف آف دی جنرل سٹاف نے کی۔ اور فیلڈ مارشل چیانگ کائی شیک اہم مقررین میں تھے۔ نانکن میں جاپانی اثر کے نیچے جو چینی حکومت قائم ہو چکی ہے۔ اس نے اعلان کیا ہے۔ کہ وہ شنگھائی کے بین الاقوامی علاقے نیز برطانوی و فرانسیسی جہازوں کے خلاف خاموش نہ اعلان جنگ کرنے سے باز نہیں رہ سکتی۔ کیونکہ یہ سارے کے سارے فیلڈ مارشل چیانگ کائی شیک کی امداد کر رہے ہیں۔ اور گو بظاہر غیر جانبدار ہیں۔ لیکن حقیقتاً اس کے حامی ہیں۔ نانکن گورنمنٹ نے احتیاطاً شنگھائی کے بین الاقوامی علاقے کے اردگرد اپنی فوج متعین کر دی ہے۔ تا دہشت انگیز اسے مزید نقصان نہ پہنچا سکیں۔

بحیرہ روم و بحر اوقیانوس کو ملانے کی تجویز

گو برطانیہ اور فرانس نے سپین میں فرینکو کی حکومت کو تسلیم کر لیا ہے۔ تا اس کے ساتھ تعلقات خوشگوار رہیں۔ تاہم مسولینی کے ساتھ اس کے تعلقات کی نوعیت ایسی ہے کہ بحیرہ روم میں اپنی پوزیشن کی کمزوری کا انہیں بخوبی احساس ہو چکا ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں۔ کہ کسی وقت بھی حکومت سپین خود یا اٹلی کے اشارہ پر ان کا رستہ مسدود کر سکتی ہے۔ اس لئے مدبرین فرانس و برطانیہ کا خیال ہے۔ کہ بحیرہ روم و بحر اوقیانوس کے مابین جہازوں کی آمد و رفت کے لئے کوئی نیا رستہ بنایا جائے۔ جو کسی غیر حکومت کے اثر سے بالکل پاک ہو چنانچہ تجویز یہ کی گئی ہے۔ کہ جنوب مغربی فرانس کے قریب سے ایک نہر نکال کر ان دونو پانیوں کو باہم ملا دیا جائے۔ اس تجویز پر غور کرنے کے لئے چند روز ہوئے لنڈن میں فرانسیسی

ہندوستان میں ہندوؤں کو جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا

۲۶ فروری کو باغ بیرون موری دروازہ لاہور میں انجمن خالدیہ کے زیر اہتمام چوہدری فتح محمد آنریری مجسٹریٹ کی صدارت میں ۲۱/۲ بجے بعد دوپہر ایک جلسہ ہوا۔ جس میں سر چھوٹو رام وزیر ترقیات پنجاب کی تقریر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اس تقریر کے سننے کے لئے ہندو مسلمان سکھ۔ ہر طبقہ کے لوگ دس ہزار کے قریب جمع تھے۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ اور امن کے قیام کے لئے منتظمین نے پورا پورا اہتمام کر رکھا تھا۔ چونکہ لوگ وقت سے پہلے جمع ہو گئے تھے اس لئے بعض اور لوگوں نے تقریریں کیں۔ وقت مقررہ پر چوہدری صاحب نے تقریر شروع کرتے ہوئے کہا۔ میری آج کی تقریر کسی خاص قوم یا مذہب سے متعلق نہیں بلکہ اس کا مدعا یہ ہے۔ کہ ہندوستان کے تمام باشندے بلاتمیز مذہب و قوم کے متحد ہو جائیں۔ تاکہ ہم سب مل کر اپنے آپ کو غلامی کی زنجیروں سے آزاد کرا سکیں۔ آپ نے بتایا۔ کہ ہمیں یہ دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہمارے آپس کے جھگڑوں کی اصل وجہ کیا ہے؟ سو میرے نزدیک اس افتراق کی سب سے بڑی وجہ وہ تاریخیں ہیں جو ہمارے سکولوں اور کالجوں میں پڑھائی جاتی ہیں۔ میں نے خود اپنے کانوں سے استادوں کو طلباء کے سامنے لیکچر دیتے سنا ہے۔ کہ فلاں بادشاہ اپنے مخالف مذہب کے لوگوں پر بے حد ظلم و ستم کیا کرتا تھا۔ پھر تاریخ میں یہ واقعہ بھی پڑھایا جاتا ہے۔ کہ ایک مسلمان بادشاہ اس وقت تک کھانا نہیں کھایا کرتا تھا۔ جب تک کہ وہ روزانہ سوا من ہندوؤں کے جنیو اتروا کر ان کو مسلمان نہیں بنا لیتا تھا۔ مگر قابل غور یہ بات ہے کہ سوا من جنیو تڑوانے کے یہ معنی ہیں۔ کہ روزانہ پچاس ہزار کے قریب ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جاتا تھا۔ اب اگر اسے درست تسلیم کیا جائے۔ تو چاہیئے تھا کہ آج ہندوستان میں کوئی بھی ہندو نظر نہ آتا۔ حالانکہ ہندو بہت زیادہ تعداد میں اب تک زندہ موجود ہیں۔ اور ان علاقوں میں ان کی مسلمانوں کے مقابلہ میں بہت کثرت ہے جہاں مغل بادشاہوں کے دارالحکومت تھے۔ مثلاً آگرہ اور دہلی کے مضافات۔

پس یہ بات غلط ہے کہ مسلمان بادشاہوں کی یہ پالیسی تھی۔ کہ ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جائے۔ ہاں ممکن ہے بعض مسلمان بادشاہوں اور کچھ ہندو حکمرانوں نے سلطنت کے لالچ سے ایسا کیا ہو۔

آپ نے تقریر کو جاری رکھتے ہوئے کہا۔ جسقدر لوگ ہندوؤں سے مسلمان ہوئے۔ وہ سب راجپوت۔ جاٹ۔ گوجر وغیرہ اقوام سے تعلق رکھتے تھے۔ جو کہ جنگجو ہیں۔ اور کسی پُر امن شہری کو جبراً مسلمان نہیں بنایا گیا۔ بلکہ جو لوگ باغی ہوئے تھے انہی کو دھمکی دی گئی۔ کہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ ورنہ ان کی جائیدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔ چنانچہ ایسے بعض لوگ مسلمان ہوئے۔ جنہوں نے مصائب جھیلنے کی بجائے اسلام قبول کرنے کو ترجیح دی۔ اور اس میں کوئی حیرت و استعجاب کی بات نہیں۔ سیاسی وجوہات اور سلطنت کے لالچ میں بعض حکمران ایسا کرتے رہتے ہیں۔ اور پھر یہ سختیاں دوسرے مذاہب پر ہی نہیں بلکہ اپنے ہم مذہبوں پر بھی کی جاتی ہیں خود ہندوؤں میں اس کی مثالیں موجود ہیں۔ مہاراجہ رام چندر جی کی سوتیلی والدہ نے اپنے حقیقی بیٹے کو راج دلانے کی خاطر تخت کے اصل حقدار رام چندر جی کو بارہ برس کا بن باس دلوایا۔

پھر کورو اور پانڈو جو آپس میں چچا زاد بھائی تھے۔ کوروؤں نے اپنے بھائیوں کو ہلاک کرنے کے لئے لاکھ کا محل تیار کرایا۔ تاکہ اس میں ان کو جلا دیا جائے۔

اب یہ غیر مذہب والوں کے ساتھ برتاؤ نہیں۔ بلکہ اپنے آدمیوں کے ساتھ محض جلب منفعت اور حصول سلطنت کی خاطر تھا۔

پس یہ امر مسلمانوں کے بعض حکمرانوں سے مختص نہیں۔ بلکہ ہمیشہ سے بعض صاحب اقتدار حکمران اپنی حکومت کے لئے خواہ وہ ہندو ہوں یا عیسائی یا مسلمان کرتے چلے آئے ہیں۔

لیکن تاریخوں میں بعض واقعات ایسے رنگ اور ایسے پیرایہ میں بیان کئے گئے ہیں کہ جن سے مذہبی تنافر و حقارت اور فرقہ وارانہ کشمکش پیدا ہوتی ہے۔

پس ایسے حالات میں کیوں کر ہندو مسلم دونوں اقوام کا اتحاد ہو سکتا ہے۔ سو آپ لوگوں کا فرض ہے۔ کہ اس کے خلاف صدائے احتجاج بلند کریں۔ اور اعلان کر دیں۔ کہ ہم ایسی تاریخوں کو پڑھنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ جس میں کسی قوم کے خلاف نفرت و حقارت کے جذبات پیدا کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ تاریخ کا غلط طور پر پڑھایا جانا ہمارے اتحاد کے آگے زبردست دیوار ہے پہلے اس کو دور کریں۔ اور پھر ہندو مسلم متحد ہو کر دونو اپنی آزادی کے لئے کوشاں ہوں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لاہور یکم مارچ۔ گذشتہ مئی میں پنجاب اسمبلی نے قانون انتقال اراضی کا جو ترمیمی بل پاس کیا تھا۔ اسے گورنر پنجاب نے آخری منظوری کے لئے گورنر جنرل کے پاس بھیج دیا تھا۔ اب گورنر جنرل نے اس کی منظوری دیدی ہے۔

لاہور یکم مارچ۔ حکومت پنجاب نے اس سال بھی ریزرو پولیس کو بدستور قائم رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اور اس کی وجہ یہ پیش کی ہے۔ کہ کسانوں کی تحریک زور پکڑ رہی ہے شہید گنج کا قصہ بھی ختم نہیں ہوا۔ اور کوٹ فتح خان میں بھی کشیدگی بدستور ہے اس پولیس پر حکومت کو ایک لاکھ ۲۵ ہزار روپیہ سالانہ خرچ کرنا پڑتا ہے۔

مدراس یکم مارچ۔ تمام ہندوستانی یونیورسٹیوں کی کانفرنس یہاں منعقد ہوئی جس میں مدراس یونیورسٹی کے وائس چانسلر نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ایک یونیورسٹی کے خارج شدہ طلباء کو داخل کرنے سے قبل اس سے ضرور مشورہ لینا چاہیئے اس تقریر کے بعد کانفرنس نے ایک ریزولیوشن پاس کیا۔ کہ ناگپور یونیورسٹی کو عثمانیہ یونیورسٹی کے خارج شدہ طلباء کو داخل کرنے سے قبل موخرالذکر سے خط وکتابت کر لینی چاہیئے تھی

دہلی یکم مارچ۔ مسٹر جناح صدر مسلم لیگ نے ایک بیان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ جمعیتہ العلماء ہند کی جو کانفرنس دہلی میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس میں مسلم لیگ کا کوئی ممبر شریک نہ ہو۔ کیونکہ اس جمعیت کا مقصد دراصل مسلم لیگ کو تباہ کرنا ہے یہی لوگ ہیں۔ جنہوں نے ملک میں ہندو مسلم کشیدگی پیدا کی ہے۔ اور یہی ہیں۔ جو اب باعزت سمجھوتہ کی راہ میں حائل ہیں

پشاور یکم مارچ۔ ڈیرہ اسمٰعیلخان میں فسادات کی تحقیقات کے لئے سرحدی حکومت نے ایک کمیٹی مقرر کر دی ہے جس میں مسٹر آصف علی ممبر مرکزی اسمبلی اور رائے بہادر ایشر داس ممبر سرحد اسمبلی شامل ہیں۔

لاہور یکم مارچ۔ حکومت پنجاب نے صوبہ کے تمام جیلوں میں لازمی پرائمری تعلیم جاری کرنے کا فیصلہ کر دیا ہے۔ مگر فی الحال اس سکیم پر تین سنٹرل اور سات ڈسٹرکٹ جیلوں میں اس پر عمل ہوگا۔

کانگڑہ یکم مارچ۔ جوالا مکھی روڈ ریلوے سٹیشن کے قریب کانگڑہ دیلی ریلوے بارش کی وجہ سے ٹوٹ گئی ہے۔ چنانچہ سلسلہ آمد ورفت بند ہو گیا ہے۔

دہلی یکم مارچ۔ سفیر افغانستان مقیم دہلی نے اعلان کیا ہے۔ کہ اس خبر میں کوئی صداقت نہیں۔ کہ حکومت افغانستان ریلوے لائن کے ذریعہ برطانوی ہند اور سوویٹ روس کو ہرات قندہار۔ کابل اور جلال آباد سے ملا رہی ہے۔

چنگ کنگ یکم مارچ۔ چین کے فضائی محکمہ کے بیان کے مطابق جب سے جاپان نے چین پر حملہ کیا ہے۔ اس وقت تک اس کے ۴۳۰ ہوائی جہاز تباہ ہو چکے ہیں۔ اس بیان میں یو کو پر جاپانیوں کے قبضہ کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔

بیت المقدس یکم مارچ۔ بیت المقدس عکہ روڈ پر عربوں اور برطانوی فوج میں سخت جنگ ہوئی جس کے نتیجہ میں ۶۰ اشخاص ہلاک ہو گئے۔ بیت المقدس میں آج دو بم پھٹے۔ فوجیوں نے عربوں سے ایک درجن رائفلیں اور ۲ ہزار گولیاں چھین لیں۔

رنگون یکم مارچ۔ برما اسمبلی میں ایک ریزولیوشن پاس ہوا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ پریس ایمرجنسی ایکٹ منسوخ کر دیا جائے۔ ستر ممبروں نے اس بل کے حق میں اور ۴۹ نے خلاف ووٹ دیئے۔

دہلی یکم مارچ۔ ایک مسلم ممبر نے کونسل آف سٹیٹ میں پیش کرنے کے لئے ایک ریزولیوشن کا نوٹس دیا ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ جامع مسجد دہلی۔ فتح پوری مسجد دہلی اور دیگر بڑی بڑی مساجد کا انتظام درست کیا جائے۔

دہلی یکم مارچ۔ حکومت ہند نے گزٹ میں ایک بل کا متن شائع کیا ہے۔ جو وہ اسمبلی میں پیش کرنا چاہتی ہے اور جس کا مقصد یہ ہے کہ ہندوستان میں وارد ہونے والے غیر ملکی لوگ اپنی نقل وحرکت سے ذمہ دار افسروں کو اطلاع دیتے رہا کریں

لنڈن یکم مارچ۔ دارالعوام میں ایک سوال کے جواب میں نائب وزیر خارجہ نے کہا۔ کہ بحیرہ قلزم کے ایک جزیرہ جبل ذکوا پر بے اٹلی نے قبضہ کر لیا ہے۔ مگر برطانوی حکومت کے ساتھ اس کا جو معاہدہ ہے۔ وہ اسے مجاز قرار دیتا ہے کہ بحیرہ قلزم کے بعض جزائر پر اپنے افسر رکھ سکے۔ اس جزیرہ میں اٹلی کی قلعہ بندی کا مجھے کوئی علم نہیں۔

پٹنہ یکم مارچ۔ شمالی بہار میں آندھی نے ایسی تباہی مچائی کہ بے شمار مکانات گر گئے۔ بے شمار مکانوں کی چھتیں اڑ گئیں۔ ضلع دربھنگہ میں فصل بالکل تباہ ہو گئی۔ اسی طرح اور بھی کئی اضلاع میں اس نے سخت تباہی مچائی ہے۔

احمد آباد یکم مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے ہند عنقریب صوبجاتی وزراء اعظم کی ایک کانفرنس طلب کریں گے تا ۱۹۴۱ء میں فیڈریشن کے نفاذ کے امکانات پر ان کے ساتھ تبادلہ خیالات کر سکیں اور معلوم کر سکیں۔ کہ اس کے متعلق ان کا قطعی رویہ کیا ہے۔

رنگون یکم مارچ۔ آج صبح پھر ہندو مسلم فساد ہو گیا۔ حالات ایسے نازک ہو گئے تھے۔ کہ پولیس کو تین مرتبہ گولی چلانا پڑی۔ فساد زیادہ تر ہندوستانی حلقوں تک محدود رہا۔ اس وقت تک دو اشخاص ہلاک ہو چکے ہیں۔ اور ۲۷ مجروح۔

تریپوری یکم مارچ۔ صدر کانگرس کے جلوس میں شریک ہونے کے لئے ۶۰ ہاتھی اس وقت تک نواحی ریاستوں سے یہاں آ چکے ہیں۔ شاندار استقبال کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

پشاور یکم مارچ۔ آج سنٹرل جیل سے ۴ آفریدی قیدی بھاگ گئے انہوں نے کہیں سے ریتی حاصل کر کے بارک کی سلاخیں کاٹ دیں۔ اور جیل کی دیوار پھاند گئے

حیدر آباد یکم مارچ۔ ریاست میں ستیہ آگرہ کرنے والے بعض کانگرسیوں نے سرکاری افسروں پر بعض الزامات لگائے تھے۔ جن کی تحقیقات کے لئے حکومت نے ایک افسر مقرر کیا تھا۔ جس نے رپورٹ حکومت کے پیش کر دی ہے۔ اور قرار دیا ہے کہ تمام الزامات بے بنیاد ہیں۔

کراچی یکم مارچ۔ حیدر آباد کے سیٹھ مول چند تولا رام نے مختلف ہندو تعلیمی درسگاہوں کے لئے دو لاکھ کے عطیہ کا اعلان کیا ہے۔ اس سے قبل بھی آپ مختلف درسگاہوں کو بہت روپیہ دے چکے ہیں۔

کلکتہ یکم مارچ۔ معلوم ہوا ہے کہ مسٹر بوس نے ورکنگ کمیٹی کے ممبروں پر فیڈریشن کو تسلیم کرنے کے سلسلہ میں سازباز کا جو الزام لگایا تھا۔ وہ اب بھی اسے واپس لینے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہیں۔

راجکوٹ یکم مارچ۔ گاندھی جی نے تمام دن جیلوں کے معائنہ اور افسروں سے ملاقاتوں میں گذارا۔ ریاست کے ٹھاکر صاحب سے آپ ان کے محل میں جا کر ملے۔ اور ڈیڑھ گھنٹہ تک بات چیت کی۔ آپ نے ایک بیان جاری کیا ہے جس میں کہا ہے۔ کہ باعزت سمجھوتہ ہو جانے کی پوری پوری امید ہے ریاست کے افسروں نے ان کو یقین دلایا ہے کہ قیدیوں کی جو شکایات ان کے پیش ہوں گی۔ وہ ان پر ہمدردانہ توجہ کریں گے۔

لائلپور یکم مارچ۔ غیر زراعت پیشہ کانفرنس کی ورکنگ کمیٹی کی میٹنگ آج یہاں ہوئی۔ مختلف تجاویز پیش ہوئیں۔ اور آخر کار فیصلہ کیا گیا۔ کہ تمام منڈیوں کے نمائندوں کی میٹنگ بلا کر ان تجاویز پر غور کیا جائے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر وپبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی